سوال

اسلام کا سیاسی نظام مکمل اور جامع نظام ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کی اہمیت اور اصول واضح کریں۔

1 تعارف: اسلام کا سیاسی نظام:

اسلام کا سیاسی نظام قرآن اور سنت پہ قائم کردہ ایک مضبوط اور جامع نظام ہے جو کسی بھی ریاست کے معاملات کو سرانجام دینے کے لیے واضح راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول کریم ﷺ کی حکمرانی کی نمایاں و مثالی اہمیت کی حامل جس کی بنیاد پہ تمام اسلامی ریاست کے تمام معاملات کو سرانجام دیا جاتا ہے۔ اسلام سے پہلے دنیا میں در جتنے نظام وجود میں آئے اور بعد میں بھی آتے رہے مگر کسی نظام کو اتنی پذیرائی حاصل نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ اسلامی اصولوں کی جامعیت ہے جو زندگی کے ہر مسائل میں واضح راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس میں بنیادی اہمیت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حاصل ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ

"حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے"

2- مغربی سیاسی نظام کا مختصر جائزہ:

مغرب کا سیاسی نظام انسانوں کے مرتب کردہ اصولوں پہ قائم کردہ ہے۔

ان اصولوں کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک یا تو ریاست ہوگی یا پھر کوئی حکمران۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تمام انسان اللہ کے مرتب کردہ اصول پہ عمل کرنے کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی میں ریاست کا مخصوص علاقہ یا درجہ بندی ہے جبکہ اسلامی ریاست ان سب سے بالاتر ہو کر تمام مسلمانوں کو امت مسلمہ کا تصور دیتی ہے۔

3. اسلامی ریاست کے تصور کا جائزہ:

اسلامی ریاست اللہ کے قائم کردہ اصولوں پہ قائم ایک واحد امت کا تصور ہے جس میں سارے یا ذہنیت کی کوئی حد بندی نہیں۔ دنیا کے تمام انسان خواہ وہ کسی کونے پہ آباد ہوں وہ اسلامی ریاست کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اور اشیاء پہ قدرت حاصل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

بے شک اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

4. اسلامی ریاست کی اہمیت:

اسلامی ریاست تمام مسلمانوں کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے جہاں تمام انسان مل کر اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں

۹) ملتِ واحدہ کا تصور

اسلامی ریاست تمام انسان ملت واحد ہیں۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں جس کی وجہ سے اتفاق اور باہمی تعاون کا سلسلہ بڑھتا ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا

> وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔
> اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو

ط) باہمی بھائی چارے کا درس،

اسلامی ریاست میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی مسلمان کو دوسرے پہ کوئی فوقیت نہیں۔

minimum description under a heading should be 5 lines

> "اسلام میں کسی گورے کو کالے پہ اور کسی عربی کو عجمی پہ کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے"

ک) مضبوط ریاست کا قیام:

باہمی تعاون اور محبت سے مضبوط اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آتا ہے جس سے ریاست تمام اندرونی اور بیرونی خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت حاصل کر لیتی ہے۔

5- اسلامی تعلیمات کے تناظر میں اسلامی ریاست کے اصول:

۱) اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ:

اسلامی ریاست میں اقتدار کا مالک اللہ تعالیٰ ہے باقی تمام مخلوقات اس کی پیدا کردہ ہیں۔ ہر طرف اللہ ہی کا حکم چلے گا۔

> اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
>
> "خبردار! تخلیق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا چلے گا"

۲) انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ:

اسلام کی ریاست میں تمام مخلوقات کا مالک اللہ ہے جبکہ انسان اس کا خلیفہ ہے۔ تمام انسان اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور حکمران اللہ کے اصولوں کے مطابق ریاستی امور سرانجام دیں گے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا

> وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ....
>
> "اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں"

۷) مکمل انصاف کی فراہمی:

انصاف کی فراہمی اسلامی ریاست کا اہم ستون ہے۔ تمام انبیاء اور خلفہ راشدین نے انصاف کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور مثالی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ قرآن پاک بھی انصاف پہ زور دیتا ہے

واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین

"اور عدل کرو۔ اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

۸) حقوق کی ادائیگی:

اسلامی ریاست تمام انسانوں کے مکمل حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتی ہے۔ اسلامی ریاست کا ہر شہری خواہ وہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، مکمل حقوق حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ اکثر اوقات رسول کریم حقوق کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ

"جبرائیل امین نے اس طرح ہمسائیوں کے حقوق کی تاکید کرنے کہ مجھے گمان گزرا کے ان کو وراثت کے حقوق میں شامل کر دیا جائے گا"

e) شوریٰ کا تصور:

اسلامی ریاست میں تمام مشاورت اور شوریٰ کا تصور واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور تمام خلفاء راشدین سے مشاورت سے کام کیں کرتے تھے۔ قرآن پاک میں مشاورت پہ خصوصی زور دیا گیا ہے۔ حضرت ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

> "میں نے حضور کریم ﷺ سے
> زیادہ مشاورت کرتے ہوئے
> کسی کو نہیں دیکھا۔ تھا"

f) اسلامی قوانین کا نفاذ:

اسلامی ریاست میں صرف اسلامی قوانین کا نفاذ ممکن ہے۔ اس کے علاوہ تمام قوانین کی کوئی اہمیت نہیں۔ اسلامی قوانین کا ذریعہ قرآن، حدیث، سنت رسول، اجماع اور قیاس ہیں۔ اجماع اور قیاس پر انسان ہی نہیں کر سکتی بلکہ اس کے لیے واضح اصول متعین کیے گئے ہیں۔

g) مذہبی آزادی کا حصول حق:

اسلامی ریاست میں تمام انسانوں کو مذہبی آزادی کا مکمل حق حاصل ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا

> لا اکراہ فی الدین
> دین میں کوئی زبردستی نہیں

۴) خارجی تعلقات استوار کرنا:

اسلامی ریاست تمام دیگر ریاستوں سے خارجی تعلقات استوار کرنے کا درس دیتی ہے۔ حضرت محمدؐ خود بڑے سفارتکار تھے۔ آپؐ نے دیگر ریاستوں کو خطوط لکھے اور کئی ایلچی سفراء کو تقرری کیا تاکہ تمام ریاستوں کے ساتھ برابری کے تعلقات استوار کئے جا سکیں۔

۵) معاہدوں کے اصول طے کرنا اور پاسداری کرنا:

اسلامی ریاست میں تمام معاہدوں کو برابری کی بنیاد پہ طے کرنا شامل ہے اس کے علاوہ معاہدوں پہ سختی سے پابند رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا

"جو کوئی معاہدہ توڑے گا اسے جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہوگی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے"

add more arguments in this part.

6- خلاصہ بحث:

10

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو زندگی گزارنے کے تمام اصول واضح کرتا ہے۔ اسی طرح حکمرانی کے اصول اور اسلامی ریاست کا قیام بھی اسلام سے بہتر کوئی مذہب واضح نہیں کر سکتا۔ اس میں تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کو برابری کے متعین کردہ حقوق دیئے گئے ہیں تاکہ خوشحالی اور انصاف پہ مبنی معاشرہ وجود میں آ سکے۔